

صلى الله عليه وسلم

خاتم النبیین

مصنف۔ استاذ الحدیث والفقہ مفتی محمد ہاشم خان عطاری المدنی

(18) خاتم النبیین

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا﴾ ترجمہ کنز الایمان: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

(سورۃ الاحزاب، آیت 40)

اسمائے مبارکہ

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر بتایا کہ کسی کو شک نہ ہو کہ اس آیت میں کس کے اوصاف بیان کیے جا رہے ہیں۔ قرآن مجید میں چار مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے اور ایک مرتبہ اسم مبارک احمد صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے، یہ دونوں نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی ہیں باقی نام صفاتی ہیں۔ امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”حضور کے علم ذات دو ہیں: کتب سابقہ میں احمد ہے اور قرآن کریم میں محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم“ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص 92، مکتبۃ المدینہ، کراچی) محمد کا معنی ہے تعریف کیا گیا، جس کی بار بار تعریف کی جائے، ساری مخلوق میں سب سے زیادہ جس کی تعریف کی گئی ہے وہ حضور جان عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے۔

تفسیر روح البیان میں ہے: ”و معنی محمد کثیر الحمد فان اهل السماء والارض حمدوه“ ترجمہ: محمد کا معنی ہے جس کی بہت زیادہ حمد کی جائے

، کیونکہ آسمان وزمین والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد کرتے ہیں۔

(تفسیر روح البیان، سورۃ الفتح، آیت 29، ج 9، ص 55، دار الفکر بیروت)

اور احمد کا معنی ہے رب کی حمد کرنے والا، مخلوق میں سب سے زیادہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی۔

اسمائے مبارکہ کی تعداد

عرب کا مشہور قول ہے کہ ”کثرة الاسماء تدل علی شرف المسمى“، یعنی کسی چیز کے ناموں کا بہت زیادہ ہونا اس بات کی دلیل ہوا کرتی ہے کہ وہ چیز عزت و شرف والی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو چونکہ خلاق عالم جل جلالہ نے اس قدر اعزاز و اکرام اور عزت و شرف سے سرفراز فرمایا ہے کہ آپ امام النبیین، سید المرسلین، محبوب رب العالمین، حوزہ حق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ اور القاب بہت زیادہ ہیں۔

عام کتابوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ 99 لکھے ہوتے ہیں، جبکہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اسمائے صفات (یعنی صفاتی نام) بے گنتی ہیں۔ علامہ احمد خطیب قسطلانی (عبد رحمہ اللہ) نے پانچ سو جمع فرمائے۔

(ملخصاً، الوابب اللغیہ، الفصل الاول فی ذکر اسمائہ الشریفہ، الخ، ج 1، ص 366) سیرت شامی میں تین سو اور اضافہ کئے اور میں نے چھ سو اور ملائے۔ کل چودہ سو ہوئے اور حضور کے اسما ہر طبقے میں مختلف ہیں اور ہر جنس میں جدا گانہ ہیں، دریا میں اور نام ہیں پہاڑوں میں اور۔“ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص 92، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

حضرت زید اور مذکورہ آیت کا شان نزول

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ، ہزارمانہ جاہلیت میں باغی والدہ کے ساتھ

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

Click For More Books

نضیال جا رہے تھے بوقیاس نے وہ قافلہ لوٹا جس میں زید رضی اللہ عنہ بھی تھے ان کو مکہ میں لاکر بیچا۔ حکیم بن حزام نے اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے لئے ان کو خرید لیا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہوا تو انھوں نے زید رضی اللہ عنہ کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کیا۔ زید رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کو ان کے فراق کا بہت صدمہ تھا اور ہونا بھی چاہیے تھا کہ اولاد کی محبت فطری چیز ہے وہ زید رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں روتے اور اشعار پڑھتے پھر اکر تے تھے، اکثر جو اشعار پڑھتے تھے ان کا مختصر ترجمہ یہ ہے کہ "میں زید کی جدائی میں رو رہا ہوں اور یہ بھی نہیں جانتا کہ وہ زندہ ہے کہ اس کی امید رکھوں یا موت نے اس کا کام تمام کر دیا کہ اس سے مایوس ہو جاؤں، خدا عزوجل کی قسم مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ تجھے اے زید نرم زمین نے ہلاک کیا یا کسی پہاڑ نے ہلاک کیا۔ کاش مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ تو عمر بھر میں کبھی واپس آئے گا یا نہیں؟ ساری دنیا میں میری انتہائی غرض تیری واپسی ہے۔ جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو مجھے زید ہی یاد آتا ہے اور جب بارش ہونے کو آتی ہے تو بھی اسی کی یاد مجھے ستاتی ہے اور جب ہوائیں چلتی ہیں تو وہ بھی اس کی یاد کو بھڑکاتی ہیں۔ ہائے میرا غم اور میری فکر کس قدر طویل ہوگئی میں اس کی تلاش اور کوشش میں ساری دنیا میں اونٹ کی تیز رفتاری کو کام میں لاؤں گا اور دنیا کا چکر لگانے سے نہ اکتاؤں گا اونٹ چلنے سے اکتا جائے تو اکتا جائے لیکن میں کبھی بھی نہ اکتاؤں گا۔ اپنی ساری زندگی اسی میں گزار دوں گا۔ ہاں میری موت ہی آگئی تو خیر کہ موت ہر چیز کو فنا کر دینے والی ہے آدی خواہ کتنی ہی امیدیں لگائے مگر میں اپنے بعد فلاں فلاں رشتہ داروں اور آل و اولاد کو وصیت کر جاؤں گا کہ وہ بھی اسی طرح زید کو ڈھونڈتے رہیں۔

غرض وہ یہ اشعار پڑھتے اور روتے ہوئے ڈھونڈتے پھر اکر تے تھے۔ اتفاق سے ان کی قوم کے چند لوگوں کا حج کو جانا ہوا اور انھوں نے زید کو پہچانا۔ باپ کا حال سنایا، شعر سنائے انکی یاد فراق کی داستان سنائی۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ پیغام بھیجا کہ میں یہاں مکہ میں ہوں۔ ان لوگوں نے جا کر زید کی خیر و خبر ان کے باپ کو سنائی اور وہ اشعار سنائے جو زید نے کہے تھے اور پتا بتایا۔ زید کے باپ اور چچا فدیہ کی رقم لے کر ان کو غلامی سے چھڑانے کی خاطر مکہ مکرمہ پہنچے، تحقیق کی، پتا چلایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور عرض کیا: اے ہاشم کی اولاد! اپنی قوم کے سردار! تم لوگ حرم کے رہنے والے ہو اور اللہ عزوجل کے گھر کے پڑوسی، تم خود قیدیوں کو رہا کراتے ہو، بھوکوں کو کھانا کھلاتے ہو۔ ہم اپنے بیٹے کی طلب میں تمھارے پاس پہنچے ہیں ہم پر احسان فرماؤ اور کرم کرو۔ فدیہ قبول کرو اور اس کو رہا کر دو بلکہ جو فدیہ ہو اس سے زیادہ لے لو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بس اتنی سی بات ہے! عرض کیا حضور! بس یہی عرض ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسکو بلاؤ اور اس سے پوچھ لو اگر وہ تمھارے ساتھ جانا چاہے تو بغیر فدیہ ہی کے وہ تمھاری نذر ہے اور اگر نہ جانا چاہے تو میں ایسے شخص پر جبر نہیں کر سکتا جو خود نہ جانا چاہے۔ انھوں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استحقاق سے بھی زیادہ احسان فرمایا یہ بات خوشی سے منظور ہے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم بلائے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کو پہچانتے ہو؟ عرض کیا جی ہاں پہچانتا ہوں یہ میرے باپ ہیں اور یہ میرے چچا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا حال بھی تمہیں معلوم ہے۔ اب تمہیں اختیار ہے کہ میرے پاس رہنا چاہو تو میرے پاس رہو، انکے ساتھ جانا چاہو تو اجازت ہے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم

حد سے عرض کیا حضور! میں آپ ﷺ کے مقابلے میں بھلا کس کو پسند کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے دینے میرے لئے باپ کی جگہ بھی ہیں اور چچا کی جگہ بھی۔

ان دونوں باپ چچا نے کہا کہ زید اغلائی کو آ زادی پر ترجیح دیتے ہو؟ باپ چچا اور سب گھر والوں کے مقابلہ میں غلام رہنے کو پسند کرتے ہو؟ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہاں میں نے ان (حضور ﷺ کی طرف اشارہ کر کے) میں ایسی بات دیکھی ہے جس کے مقابلے میں کسی چیز کو بھی پسند نہیں کر سکتا۔ حضور ﷺ نے جب یہ جواب سنا تو ان کو گود میں لے لیا اور فرمایا کہ میں نے اس کو اپنا بیٹا بنا لیا۔ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باپ اور چچا بھی یہ منظر دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور خوشی سے ان کو چھوڑ کر چلے گئے۔

(الاصابة في تمييز الصحابة، زید بن حارثہ، ج 496، 495، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

حضرت زید کا نکاح

ائمہ مفسرین فرماتے ہیں حضور سید المرسلین ﷺ نے قبل طلوع آفتاب اسلام زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خرید کر آزاد فرمایا اور مصطفیٰ (سے) پاک بیٹا (بیٹا) بنایا تھا، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ حضور سید عالم ﷺ نے انہیں کی پھوپھی امیہ بنت عبدالمطلب کی بیٹی تھیں سید عالم ﷺ نے انہیں حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کا پیغام دیا، اول تو راضی ہوئیں اس گمان سے کہ حضور اپنے لئے خواستگاری فرماتے ہیں، جب معلوم ہوا کہ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے طلب ہے انکار کیا اور عرض کر بھیجا کہ یا رسول اللہ! میں حضور کی پھوپھی کی بیٹی ہوں ایسے شخص کے ساتھ اپنا نکاح پسند نہیں کرتی، اور ان کے بھائی عبد اللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی بنا پر انکار کیا، اس پر یہ آیه کریمہ اتری: ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَ

لَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا﴾ ترجمہ: نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ کسی مسلمان عورت کو کہ جب اللہ و رسول حکم کریں کسی بات کا کہ انہیں کچھ اختیار رہے اپنی جانوں کا، اور جو حکم نہ مانے اللہ و رسول کا وہ صریح گمراہی میں بہکا۔

(22، سورۃ الاحزاب، آیت 36)

اسے سن کر دونوں بہن بھائی رضی اللہ تعالیٰ عنہما تائب ہوئے اور نکاح ہو گیا۔

(الجامع لاحکام القرآن (امام قرطبی) ج 14، ص 165، دارالکتب العربی، بیروت) ﴿الدر المستور ج 6، ص 537، 638، دار احیاء التراث العربی، بیروت﴾

ظاہر ہے کہ کسی عورت پر اللہ عزوجل کی طرف سے فرض نہیں کہ فلاں سے نکاح پر خوائی خواہی راضی ہو جائے خصوصاً جبکہ وہ اس کا کفو نہ ہو خصوصاً جبکہ عورت کی شرافت خاندان کو اکبثر یا سے بھی بلند و بالا تر ہو، یا اس ہمہ اپنے حبیب ﷺ کے دینے کا دیا ہوا پیغام نہ ماننے پر رب العزۃ جن جلالہ نے بعینہ وہی الفاظ ارشاد فرمائے جو کسی فرض الہ کے ترک پر فرمائے جاتے اور رسول کے نام پاک کے ساتھ اپنا نام اقدس بھی شامل فرمایا یعنی رسول جو بات تمہیں فرمائیں وہ اگر ہمارا فرض نہ تھی تو اب ان کے فرمانے سے فرض قطعی ہو گئی مسلمانوں کو اس کے نہ ماننے کا اصلاً اختیار نہ رہا جو نہ مانے کا صریح گمراہ ہو جائے گا دیکھو رسول کے حکم دینے سے کام فرض ہو جاتا ہے اگر چہ فی نفسہ خدا کا فرض نہ تھا ایک مباح و جائز امر تھا۔

حضرت زید کا طلاق دینا

حضرت زید اور حضرت زینب کی شادی نبھ نہ سکی، نوبت طلاق تک پہنچ گئی، حضرت زید نے طلاق دے دی، عدت گزرنے کے بعد حضور نبی کریم ﷺ نے دینے

حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ دُفع کی چار صاحبزادیاں ہیں، اور چاروں حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے ہیں، ان کے اسماء درج ذیل ہیں:

(1) حضرت زینب رضی اللہ عنہا، جو حضرت قاسم سے چھوٹی، اور باقی سب اولاد سے بڑی ہیں، ان کا نکاح مکہ ہی میں ابو العاص بن ربیع سے ہوا تھا، جنہوں نے جنگ بدر کے بعد اسلام قبول کیا۔ (2) حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا، یہ حضرت زینب سے چھوٹی ہیں۔ (3) حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا، یہ حضرت رقیہ سے چھوٹی ہیں، ان دونوں کا نکاح یک بعد دیگرے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ (4) حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا، یہ حضرت ام کلثوم سے چھوٹی ہیں، ان کا نکاح حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

(تفسیر ابن کثیر، تحت الآیۃ المذکورہ، ج 6، ص 428، دار طیبہ للنشر والتوزیع)

تفسیر خزائن العرفان میں ہے:

حضرت زید کے بھی آپ حقیقت میں باپ نہیں کہ ان کی منکوحہ آپ کے لئے حلال نہ ہوتی، قاسم وطیب و طاہر و ابراہیم حضور کے فرزند تھے مگر وہ اس عمر کو نہ پہنچے کہ انہیں مرد کہا جائے، انہوں نے بچپن میں وفات پائی۔

(تفسیر خزائن العرفان، تحت الآیۃ المذکورہ)

حضرت ابراہیم کے انتقال پر

عاص بن وائل شقی نے صاحبزادہ سید المرسلین رضی اللہ عنہ دُفع (حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ) کے انتقال پر ہلال پر حضور کو ابتر یعنی نسل بریدہ کہا۔ حق بن دھول نے فرمایا: انا اعطینک الکونین ترجمہ: بیشک ہم نے تمہیں خیر کثیر عطا فرمائی۔

(ب 30، سورۃ الکونین)

نے حضرت زینب سے نکاح فرمایا، جب نکاح ہوا تو یہودیوں نے اعتراض کیا کہ حضور رضی اللہ عنہ دُفع نے اپنے بیٹے کی بیوی سے شادی کر لی، اس پر یہ آیت پاک نازل ہوئی: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ دُجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا﴾ ترجمہ: کنز الایمان: محمد (رضی اللہ عنہ) دُفع (تہمارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

(تفسیر قرطبی، تحت الآیۃ المذکورہ، ج 14، ص 188، دار الکتب المصریہ، القاہرہ)

حضور رضی اللہ عنہ دُفع کی عظمتوں پر قربان اعتراض دشمن کرتا ہے، جواب خدا رحیم دیتا ہے، معلوم ہوا کہ لے پاک بیٹا حقیقی بیٹے کی طرح نہیں۔

فرمایا میرا محبوب رضی اللہ عنہ دُفع کسی ”رجل“ کا باپ نہیں، لڑکا بالغ ہو جائے تو اسے رجل (مرد) کہتے ہیں، حضور رضی اللہ عنہ دُفع کے تمام بیٹے بچپن ہی میں انتقال فرما گئے، کوئی بالغ نہ ہوا۔

(تفسیر کبیر، تحت الآیۃ المذکورہ، ج 25، ص 171، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

اولاد مقدسہ

حضور رضی اللہ عنہ دُفع کے چار صاحبزادے ہیں (1) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ، ان کی والدہ ماجدہ حضرت ماریہ خاتون ہیں۔ (2) حضرت قاسم رضی اللہ عنہ (3) حضرت طیب رضی اللہ عنہ (4) حضرت طاہر رضی اللہ عنہ (بعض کتب میں لکھا ہے کہ کل تین صاحبزادے تھے، تیسرے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جن کا لقب طیب و طاہر ہے) حضرت ابراہیم کے علاوہ باقی صاحبزادے حضرت خدیجہ الکبریٰ سے ہیں۔

کہنے والا کہتا کہ کئی انبیاء کے بیٹے نبی ہوئے ہیں اور امام الانبیاء کے بیٹے نبی نہیں ہوئے اور اگر نبی ہوتے تو حضور ﷺ ذبح تو خاتم النبیین ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ لہذا رب ہر دو نے بیٹے بھی عطا فرمائے اور تمام کے تمام بیٹے نابالغ ہی میں انتقال کر گئے۔

اگر ابراہیم زندہ ہوتے

حضرت اسماعیل کہتے ہیں:

((قُلْتُ لِإِبْنِ أَبِي أَوْفَى: أَرَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ النَّبِيِّ ﷺ ذَبَحَ نَبِيَّ عَاشٍ قَالَ: مَاتَ صَغِيرًا، وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ ذَبَحَ نَبِيَّ عَاشٍ ابْنُهُ، وَلَكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ)) ترجمہ: میں نے ابن ابی اوفیٰ سے دریافت کیا: کہ کیا آپ نے حضور ﷺ ذبح کر کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ بچپن میں ہی وصال کر گئے تھے، اگر محمد مصطفیٰ ﷺ ذبح کر کے بعد کسی نبی کا ہونا ممکن ہوتا تو آپ کے صاحبزادے زندگی پاتے لیکن آپ کے بعد کوئی نہیں ہے۔

(صحیح بخاری، باب من سئل بالسماء الانبیاء، ج 8، ص 43، مدار طوق النجاة، بیروت)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ((لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَبَحَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ ﷺ ذَبَحَ نَبِيَّ عَاشٍ لَمْ يَرْضَعَا فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا)) ترجمہ: جس وقت رسول اللہ ﷺ ذبح کر کے بیٹے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو حضور نے نماز جنازہ ادا کی اور فرمایا: بے شک جنت میں اُس کو دودھ پلانے والی ہے، اور اگر ابراہیم زندہ رہتے تو بچے نبی ہوتے۔

(سنن ابن ماجہ، باب ماجاء فی الصلوٰۃ علی ابن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج 1)

منسوب ہونے کو آپ ﷺ ذبح کر کے خصال میں سے شمار کیا ہے۔ اور خصوصیت صرف اوپر والے طبقے کو حاصل ہے۔ لہذا اولاد فاطمہ جن میں حسین کریمین، ام کلثوم اور زینب ہیں ان کے نسب کو حضور ﷺ ذبح کی طرف منسوب کیا جائے گا۔ یہی حال اولاد حسین کا بھی ہے یعنی ان کی اولاد بھی سید ہوگی، جبکہ اولاد زینب و ام کلثوم سید نہ ہوگی بلکہ ان کی اولاد کا نسب وہی ہوگا جو ان کے باپ کا ہوگا۔ کیونکہ یہ سرکار رضی اللہ عنہ ذبح کی بیٹی کی اولاد نہیں بلکہ بیٹی کی بیٹی کی اولاد ہے۔ لہذا شرع مطہر کے اصول کے مطابق یہی حکم ہوگا کہ بچہ اپنے نسب میں باپ کے تابع ہے نہ کہ ماں کے۔ اور حضرت فاطمہ کی اولاد کو اس حکم سے مستثنیٰ حدیث پاک کی وجہ سے کیا گیا۔

(رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الوصایا، باب الوصیۃ للأقارب وغیرہ، ج 6، صفحہ 685، دار الفکر، بیروت)

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

”اللہ تعالیٰ نے یہ فضیلت خاص امام حسن و امام حسین اور ان کے حقیقی بھائی بہنوں کو عطا فرمائی رضی اللہ عنہما، جس کے وہ رسول اللہ ﷺ ذبح کر کے بیٹے ٹھہرے پھر ان کی جو خاص اولاد ہے ان میں بھی وہی قاعدہ عام جاری ہوا کہ اپنے باپ کی طرف منسوب ہوں اس لئے سبطین کریمین کی اولاد سید ہیں نہ کہ عانت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کہ وہ اپنے والدین ہی کی طرف نسبت کی جائیں گی، واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج 13، صفحہ 361، مضافات و تفسیر، لاہور)

اولاد کے نابالغی میں انتقال کرنے کی حکمت

اگر حضور ﷺ ذبح کر کے بیٹے نہ ہوتے تو کوئی اعتراض کر سکتا تھا، لہذا اللہ تعالیٰ نے بیٹے عطا فرمائے اور اگر بڑے ہوتے اور نبی نہ ہوتے تو ہو سکتا ہے کوئی

گے اور آپ ہی کے قبلہ یعنی کعبہ معکرمہ کی طرف نماز پڑھیں گے، حضور کا آخر الانبیا ہونا قطعی ہے، نص قرآنی بھی اس میں وارد ہے اور صحاح کی بکثرت احادیث توحدہ تو اتر تک پہنچی ہیں۔ ان سب سے ثابت ہے کہ حضور سب سے پہلے نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں جو حضور کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے، وہ ختم نبوت کا منکر اور کافر خارج از اسلام ہے۔

(تفسیر خازن العرفان، تحت الآية المذكورة)

میں اور قیامت

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قیامت تک کوئی دوسرا نبی پیدا نہیں ہوگا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ)) ترجمہ: مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی طرح بھیجا گیا ہے۔

(صحیح بخاری، باب قول النبی: بعثت أنا والساعة، ج 8، ص 105، دار طوق النجاة، صحیح)

مسلم، باب قرب الساعة، ج 4، ص 2268، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

یعنی میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ہیں، جس طرح ان دو انگلیوں کے درمیان تیسری انگلی نہیں، اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان کوئی نبی نہیں، اب میرے بعد آئے گی تو قیامت آئے گی۔

علامہ نووی شافعی رحمہ اللہ اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: ”لَيْسَ بَيْنَهُمَا إِصْبَعٌ أُخْرَى كَمَا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّاعَةِ“ ترجمہ: جس طرح ان دونوں انگلیوں کے درمیان کوئی انگلی نہیں اسی طرح میرے اور قیامت کے مابین کوئی نبی نہیں ہے۔

(شرح النووی علی مسلم، کتاب الجمعة، ج 6، ص 155، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

ص 484، دار احیاء الكتب العربیہ، بیروت)

ثابت ہوا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے زندہ رہتے تو نبی ہوتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں، لہذا تمام بیٹے نابالغی ہی میں انتقال فرما گئے۔

آخری نبی

حضور، خاتم النبیین ہیں، یعنی اللہ عزوجل نے سلسلہ نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یا بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملنا مانے یا جائز جانے، کافر ہے۔

(نہار شریعت، حصہ 1، ص 63، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

علامہ اسماعیل حقی رحمہ اللہ علیہ ”تفسیر روح البیان“ میں فرماتے ہیں:

”ومن قال بعد نبينا نبی يكفر لانه أنكر النص وكذلك لو شك

فيه لان الحجة تبين الحق من الباطل“ ترجمہ: جس نے کہا ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی ہے ایسا شخص کافر ہے کیونکہ اُس نے نص کا انکار کیا۔ اور آپ کے بعد کسی نبی کے ہونے کے حوالہ سے شک بھی کیا تو بھی کافر ہے کیونکہ دلائل سے حق اور باطل میں فرق ہو جاتا ہے۔

(روح البیان، تحت الآية المذكورة، ج 7، ص 188، دار الفکر، بیروت)

خاتم النبیین والی آیت کے تحت صدق الفاضل سید نعیم الدین مراد آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

یعنی آخر الانبیا کہ نبوت آپ پر ختم ہو گئی آپ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی شی کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اگرچہ نبوت پہلے پا چکے ہیں مگر نزول کے بعد شریعت محمدیہ پر عامل ہوں گے اور اسی شریعت پر حکم کریں

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

Click For More Books

خوبصورت عمارت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وَضَعْتَ هَذِهِ اللَّبَنَةَ؟ قَالَ: فَإِنَّا اللَّبَنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ)) ترجمہ: بے شک میری اور دیگر انبیاء کے کرام کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے مکان تعمیر کیا اور اسے ہر لحاظ سے سجا یا اور سنوارا مگر کسی گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد گھومتے اور تعجب سے کہتے: بھلا یہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ فرمایا: وہ اینٹ میں ہی ہوں اور میں سارے انبیاء میں آخری ہوں۔

(صحیح بخاری، باب خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج 4، ص 186، دارطوق النجاة، بیروت) (صحیح مسلم، باب ذکر کوثرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین، ج 4، ص 1791، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

حضور کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنَّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ)) ترجمہ: بے شک رسالت اور نبوت ختم ہو چکی ہیں لہذا میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ کوئی نبی۔

(جامع الترمذی، باب ذهب النبوة وبقيت المبشرات، ج 4، ص 533، مصطفیٰ الیہی، مصر) (جامع الترمذی، باب ما جاء في إسماء النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج 5، ص 135، مطبعة)

(جامع الترمذی، باب ما جاء في إسماء النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج 5، ص 135، مطبعة)

مصطفیٰ الیہی، مصر)

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((ذَهَبَتِ النَّبِيُّوَةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ)) ترجمہ: نبوت ختم ہو گئی اور مبشرات (ایسے خواب) باقی ہیں۔

(سنن ابن ماجہ، باب الرؤیا الصالحة، ج 2، ص 1283، التراث العربی، بیروت) (سنن ابن ماجہ، باب الرؤیا الصالحة، ج 2، ص 1283، التراث العربی، بیروت) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((لَمْ يَبْقَ مِنَ النَّبِيُّوَةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ)) ترجمہ: نبوت میں سے کچھ باقی نہ رہا سوائے مبشرات کے، عرض کی گئی: ”مبشرات“ کیا ہیں؟ فرمایا: ایسے خواب۔

(صحیح بخاری، باب المبشرات، ج 9، ص 31، دارطوق النجاة، بیروت) (صحیح بخاری، باب المبشرات، ج 9، ص 31، دارطوق النجاة، بیروت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ)) ترجمہ: میں نے آ کر انبیاء (کی آمد) کو منقطع کر دیا۔

(صحیح مسلم، باب ذکر کوثرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین، ج 4، ص 1791، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُجِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ طَهْرًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِي النَّبِيُّونَ)) ترجمہ: مجھے دیگر انبیاء پر چھ چیزوں سے فضیلت دی گئی ہے (1) مجھے جوامع الکلم عطا کیے گئے (2) اور دشمنوں پر (رعب طاری کر کے میری مدد کی گئی) (3) میرے لئے غنیمت کو طلال کیا گیا (4) میرے لئے روئے زمین کو پاک کرنے والی اور عمدہ گاہ بنا دیا گیا (5) مجھے تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا (6) میرے ذریعے نبیوں (کی آمد) پر پھر لگادی گئی۔

(صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، ج 1، ص 371، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

Click For More Books

نوٹ: قادیانی شیطان کی تقریباً 80 سے زائد کتابیں ہیں، جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں: انجام آتھم، "ضمیر انجام آتھم"، "کشتی نوح"، "ازالہ اوہام"، "دافع البلاء و معیار اصل الاصطفا"، "الرعین" اور "برائین احمدیہ" وغیرہ، "روحانی خزائن" نامی کتاب میں ان کتابوں کو تیس (23) حصوں میں جمع کیا گیا ہے۔ نیز اس شیطان کے کئی اشتہارات ہیں جو تین حصوں میں جمع کئے گئے ہیں، اور مغلفات بھی ہیں، جنہیں دس (10) حصوں میں "ملفوظات" کے نام سے جمع کیا گیا ہے۔

غلام احمد قادیانی کی گستاخیاں

مذہبی نبوت بنا کر ہونے اور بدلاؤ بادیہ میں رہنے کے لیے کافی تھا، کہ قرآن مجید کا انکار اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ مانا ہے، مگر اس نے اتنی ہی بات پر اکتفا نہ کیا بلکہ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب و توہین کا وبال بھی اپنے سر لیا۔

(۱) ازالہ اوہام صفحہ 688 میں ہے:

”حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے الہام و وحی غلط نکلی تھیں۔“

(روحانی خزائن بحوالہ ازالہ اوہام، ج 3، ص 471)

(۲) ازالہ اوہام صفحہ 8 پر ہے:

”حضرت مسیح کی پیش گوئیاں زیادہ غلط نکلیں۔“

(روحانی خزائن بحوالہ ازالہ اوہام، ج 3، ص 106)

(۳) ازالہ اوہام صفحہ 629 میں ہے:

”ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اُس کی فتح کے بارے میں پیش گوئی

تمیں جھوٹے نبی

نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ((اِنَّهُ سَيَكُونُ فِيْ اُمَّتِيْ كَذَابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُ نَبِيٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ)) ترجمہ: میری امت میں تیس کذاب ہوں گے، ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ حالانکہ میں سب سے آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(سخن ابی داؤد باب ذکر الفتن و دلالتہا، ج 4، ص 97، المكتبة المعصرية، بيروت، جامع

الترمذی، باب ماجاء لا تقوم الساعة حتی یخرج ج 4، ص 499، مصطفیٰ البانی، مصر)

مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْبُعَتْ دَجَالُوْنَ كَذَابُوْنَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ)) ترجمہ: قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجال نہ نکلیں جن میں سے ہر ایک کا یہ دعویٰ ہوگا کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

(جامع الترمذی، باب ماجاء لا تقوم الساعة حتی یخرج ج 4، ص 498، مصطفیٰ البانی، مصر)

تمیں دجالوں میں سے ایک دجال

ان کذابوں اور دجالوں میں سے ایک مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہے، جس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ چنانچہ ازالہ اوہام صفحہ 533 پر لکھتا ہے: ”خدا تعالیٰ نے“ برائین احمدیہ ”میں اس عاجز کا نام اتنی بھی رکھا اور نبی بھی۔“

(روحانی خزائن بحوالہ ازالہ اوہام، ج 3، ص 386)

اور اپنی ”برائین احمدیہ“ کی نسبت ”ازالہ اوہام“ صفحہ 533 میں لکھتا ہے:

”برائین احمدیہ خدا کا کلام ہے۔“

(روحانی خزائن بحوالہ ازالہ اوہام، ج 3، ص 386)

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

Click For More Books

کی زنا کارا اور کسی عورتیں تھیں، جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا۔“

(روحانی خزائن بحوالہ ضمیمہ انجام آتھم، ج 11، ص 291)

العیاذ باللہ۔۔۔ ہر شخص جانتا ہے کہ دادی باپ کی ماں کو کہتے ہیں تو اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے باپ کا ہونا بیان کیا، جو قرآن کے خلاف ہے اور دوسری جگہ یعنی "کشتی نوح" صفحہ 16 میں تصریح کر دی:

”یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں، یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں، یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے۔“

(روحانی خزائن بحوالہ کشتی نوح، ج 19، ص 18)

غرض اس کی خرافات کہاں تک بیان کی جائیں؟ تفصیل کے لیے بہار شریعت کے پہلے حصہ کا مطالعہ کریں۔

مولیٰ کائنات نبی نہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لیے نکلے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: حضور! کیا مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جا رہے ہیں تو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٍّ بَعْدِي) ترجمہ: کیا تم اس بات راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہ ہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(صحیح بخاری، باب غزوة تبوك، ج 6، ص 3، دار طوق النجاة، بیروت)

جب مولیٰ کائنات شیر خدا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نبی نہیں کہ حضور کے بعد کوئی نبی ہے ہی نہیں تو مرزا قادیانی کیسے نبی ہو سکتا ہے۔

کی اور وہ جھوٹے نکلے، اور بادشاہ کو شکست ہوئی، بلکہ وہ اسی میدان میں مر گیا۔“

(روحانی خزائن بحوالہ ازالہ الاویام، ج 3، ص 439)

(۴) اُسی کے صفحہ 26، 28 میں لکھتا ہے:

”قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں اور قرآن عظیم سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے۔“

(روحانی خزائن بحوالہ ازالہ الاویام، ج 3، ص 115، 116)

(۵) معیار صفحہ 13 پر لکھتا ہے:

”اے عیسائی، بشرطیو! اب رہنا آجس مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے، جو اُس مسیح سے بڑھ کر ہے۔“

(روحانی خزائن بحوالہ معیار، ج 18، ص 233)

(۶) اعجاز احمدی صفحہ 14 پر لکھتا ہے:

”ہائے! کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں، کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں صاف طور پر چھوٹی نکلیں۔“

(روحانی خزائن بحوالہ اعجاز احمدی، ج 19، ص 121)

(۷) ”ضمیمہ انجام آتھم“ کے صفحہ 7 پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں

لکھا:

”آپ کا کج رویوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جلدی مناسبت درمیان ہے، ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کج روی کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اُس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اُس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔“

(روحانی خزائن بحوالہ ضمیمہ انجام آتھم، ج 11، ص 291)

(۸) ”ضمیمہ انجام آتھم“ کتاب کے صفحہ 7 پر لکھا:

”آپ کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے، تین وادیاں اور نائیاں آپ

فاروق اعظم نبی نہیں

نبی معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ)) ترجمہ: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) ہوتا۔
(جامع الترمذی، ج 5، ص 619، مطبعہ مصطفى البابي، مصر)

جب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جن کو کچھ شیطان بھاگ جاتا ہے، حدیث پاک کے مطابق جن کی زبان اور دل پر حق رکھ دیا گیا ہے وہ نبی نہیں تو مرزا غلام احمد قادیانی نبی کیسے ہو سکتا ہے!!

جھوٹے نبی کی جھوٹی پیشگوئیاں

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ مجھ پر وحی آئی ہے کہ میرا محمدی بیگم کے ساتھ نکاح ہوگا، اگر میری محمدی بیگم سے شادی نہ ہو تو مجھ لینا کہ میں جھوٹا ہوں، مرزا نے بڑی کوشش کی، پیغام بھیجے، بڑے جتن کئے کہ کسی طرح محمدی بیگم سے نکاح ہو جائے، لیکن وہ بھی اللہ کی بندی قائم رہی کہ میں مرزا جیسے بے ایمان کے ساتھ نکاح نہیں کروں گی حالانکہ محمدی بیگم اور مرزا غلام احمد قادیانی قریبی رشتہ دار تھے، ساری دنیا جانتی ہے کہ مرزا کا نکاح محمدی بیگم سے نہیں ہوا، محمدی بیگم ہجرت کر کے پاکستان آئی اور یہیں فوت ہوئی۔ ہم مرزا کی وحی کے مطابق کہتے ہیں کہ بے ایمان تو جھوٹا ہے۔ سچا نبی جو کہہ دے وہ بات ہو کر رہتی ہے۔

(۲) جب محمدی بیگم کی طرف سے انکار ہو رہا تھا تو اس نے یہ چھاپ دیا کہ اگر اس کی شادی کسی اور سے ہو تو اڑھائی برس میں محمدی کا باپ مر جائے گا اور تین برس میں اس کا شوہر مر جائے گا۔ مگر محمدی بیگم کی شادی سلطان محمد سے ہوئی اور

ایسا کچھ نہ ہوا، ان دونوں میں سے تو کوئی نہ مرا، وہ خود ہی ان سے پہلے مر گیا۔

(۳) یہ دعویٰ بھی کیا کہ مجھ پر وحی آئی ہے کہ میری بیوی کے اس حمل سے بیٹا ہوگا جو انبیا کا چاند ہوگا بادشاہ اُس کے کپڑوں سے برکت لیں گے، اس نے یہ بات اشتہاروں میں چھاپ دی، مگر پیدا نہیں ہوئی، جب اس کی بیوی کو دوسری مرتبہ حمل ٹھہرا تب بھی ایسے ہی چھاپ دیا کہ مجھ پر وحی آئی ہے کہ اس حمل سے بیٹا ہوگا جو انبیا کا چاند ہوگا بادشاہ اُس کے کپڑوں سے برکت لیں گے، بیٹا ہوا مگر ڈھائی برس کے بچے ہی کا دم نکل گیا، نہ نبیوں کا چاند بنا نہ بادشاہوں نے اس کے کپڑوں سے برکت لی۔ (یہ تینوں پیشگوئیاں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ نے فتاویٰ رضویہ میں نقل کی ہیں)۔
(فتاویٰ رضویہ، ملخصاً و مفہوماً، ج 15، ص 541 تا 545، رد المحتار، لاہور)

نبی کے نام میں غلام نہیں آتا

جتنے انبیا علیہم السلام گزرے کسی کے نام کے ساتھ غلام نہیں، کیونکہ نبی تو اپنی امت کا آقا بن کر آتا ہے، معلوم ہوا کہ غلام احمد قادیانی جھوٹا نبی ہے۔ اسی طرح ہر نبی کا جو نام ہے وہ پہلے کسی کا نہیں ہوتا، نوح علیہ السلام سے کسی کا نام نوح نہیں، ابراہیم علیہ السلام سے پہلے کسی کا نام ابراہیم نہیں، موسیٰ علیہ السلام سے پہلے کسی کا نام موسیٰ نہیں، عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے کسی کا نام عیسیٰ نہیں۔ اور غلام احمد قادیانی سے پہلے غلام احمد جانے کتنے گزرے ہیں۔

ہر نبی پر اس کی اپنی زبان میں وحی نازل ہوتی ہے، ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان عربی ہے تو وحی عربی میں نازل ہوئی، مرزا کا کہنا ہے کہ اس پر انگلش میں وحی نازل ہوتی ہے، ہے خمیٹ پنجابی، اس کی زبانی پنجابی ہے، کسی نے اس سے پوچھا کہ تمہارے پاس جو فرشتہ ہے اس کا نام کیا ہے تو اس نے جواب دیا کہ ٹیچی ٹیچی۔۔۔۔۔

بھی لیٹرین میں مرا، وہ اس طرح کہ مرزے کو ہیضہ ہو گیا تھا، وہ کبھی لیٹرین میں جاتا کبھی باہر آتا تھا، ایک مرتبہ ایسا اندر گیا کہ ملک الموت علیہ السلام نے نکلنے کی مہلت ہی نہ دی، لیٹرین میں روح قبض کر لی، مرزا کو لاہور میں لیٹرین میں دفن نہیں کیا گیا بلکہ قادیان میں دفن کیا گیا تو اس سے بھی معلوم ہوا کہ وہ جھوٹا نبی تھا۔

کسی فرشتہ کے نام کے ساتھ ٹاور چ نہیں آتا، یہ تو کوئی چینی فرشتہ معلوم ہوتا ہے۔۔۔ عجیب صورت حال ہے، زبان پنجابی ہے، وحی انگش میں آتی ہے اور فرشتہ چینی ہے۔

سچا نبی بے عیب ہوتا ہے

سچے نبی میں کوئی عیب نہیں ہوتا، ان کا جسم بھی عیوب سے پاک ہوتا ہے، بہار شریعت میں ہے: ”اُن کے جسم کا برص و جذام وغیرہ ایسے امراض سے جن سے متغیر ہوتا ہے، پاک ہونا ضروری ہے۔“

(بہار شریعت، حصہ 1، ص 41، مکتبہ المدینہ، کراچی)

مرزا بے ایمان میں ہزاروں عیوب تھے، اس میں کئی بیماریاں تھیں، مرزا کو اورنگ کی بیماری تھی وہ دماغی بیمار تھا، اس کی آنکھیں میڑھی تھیں۔

سچا نبی جہاں وصال فرماتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے

جب مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو صحابہ کرام علیہم السلام میں اختلاف ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں دفن کریں، کسی نے کہا کہ مسجد میں دفن کرتے ہیں، کسی نے کہا کہ قبرستان میں حضور کے صحابہ کے ساتھ دفن کرتے ہیں تو اس وقت صدیق اکبر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ((إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قَبِضَ نَبِيًّا إِلَّا دُفِنَ حَيْثُ يُقْبَضُ)) ترجمہ: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا: کہ نبی کا جہاں انتقال ہوتا ہے اُسے وہیں دفن کیا جاتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ باب ذکر وفاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج 1، ص 520، دار احیاء الکتب العربیہ، بیروت)

جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی مرالاہور میں اور دفن قادیان میں ہوا اور لاہور میں

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

Click For More Books